امام نووی کی مرتب کردہ

احادیث کا مجموعہ

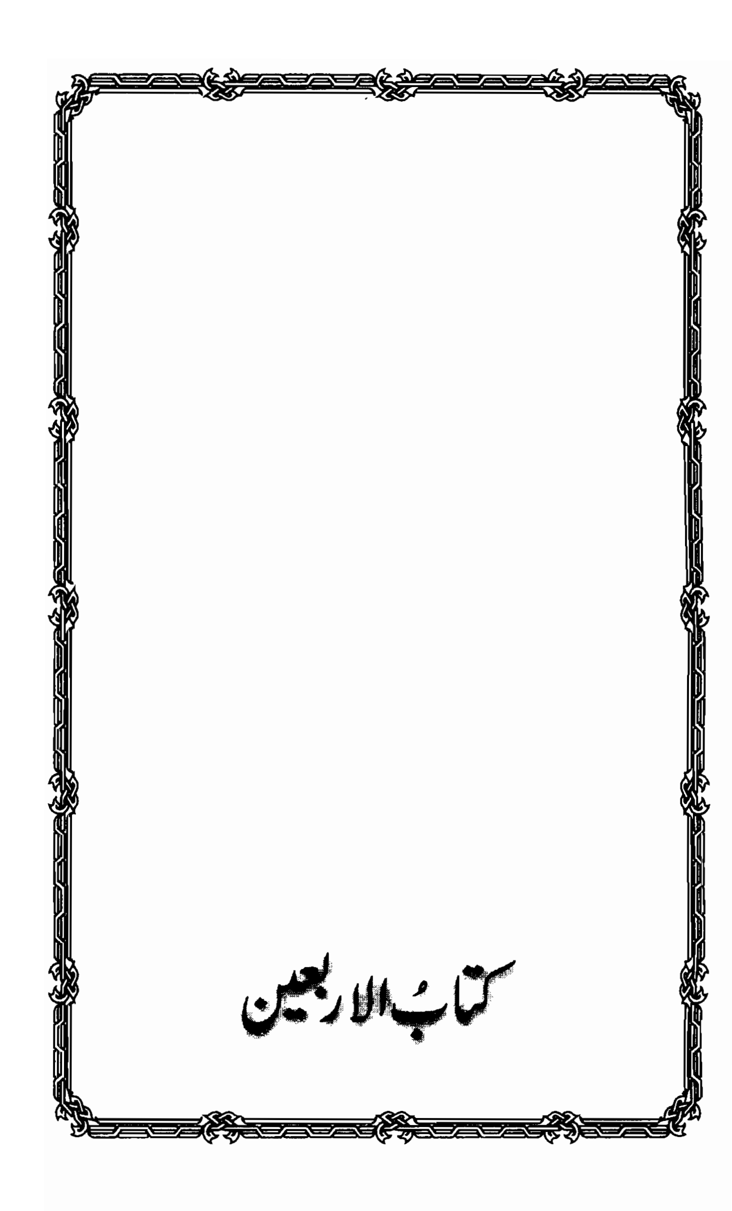
کتابُ الاربعین

تالیف

الحافظ شیخ الاسلام محیی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی

۲
ك





کتابُ الاربعین

© مكتبة دارالسلام ، ١٤٢٤هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

النووي، يحي بن شرف

كتاب الأربعين - الرياض

٧٢ ص ١٧×١٢سم

ردمك: ٨-٢٩-٨٩٢-٩٩٦٠

(النص باللغة الاردية)

١- الأربعون حديثاً أ- العنوان

ديوي ٢٣٧,٧ ١٤٢٤/٦٤٣

رقم الإيداع: ١٤٢٤/٦٤٣

ردمك: ٨-٢٩-٨٩٢-٩٩٦٠

دارُالسّلام

DARUSSALAM

کتاب وسنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ہیڈ آفس : پوسٹ بکس:22743 ریاض:11416 سعودی عرب

فون: 4043432-4033962 (009661) فیکس:4021659

ای میل: darussalam@awalnet.net.sa

☆ علیا برانچ فون:4614483 فیکس:4644945 ☆ ملز برانچ فون:4735220 فیکس:4735221

◆ جدہ فون:6879254 فیکس:6336270 الخبر فون:8692900 فیکس:8691551

◆ شارجہ فون: 5632623 (009716) فیکس:5632624

پاکستان : ① 36-لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون:7232400 - 7240024 (0092 42)

فیکس:7354072 ای میل:darussalampk@hotmail.com

② اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون:7120054 فیکس:7320703

◆ لندن فون: 5202666 (0044 208) فیکس:5217645

◆ برمنگھم فون: 0121 77204792 فیکس: 0121 772 4345

E-mail:info@darussalamuk.com Website:www.darussalamuk.com

◆ ہوسٹن فون: 7220419 (001 713) فیکس:7220431 ★ نیویارک فون: 5925 625 (001 718)

website:www.dar-us-salam.com

امام نووی کی مرتب کردہ احادیث کا مجموعہ

کتاب الاربعین

تالیف

الحافظ شیخ الاسلام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی

ترجمہ

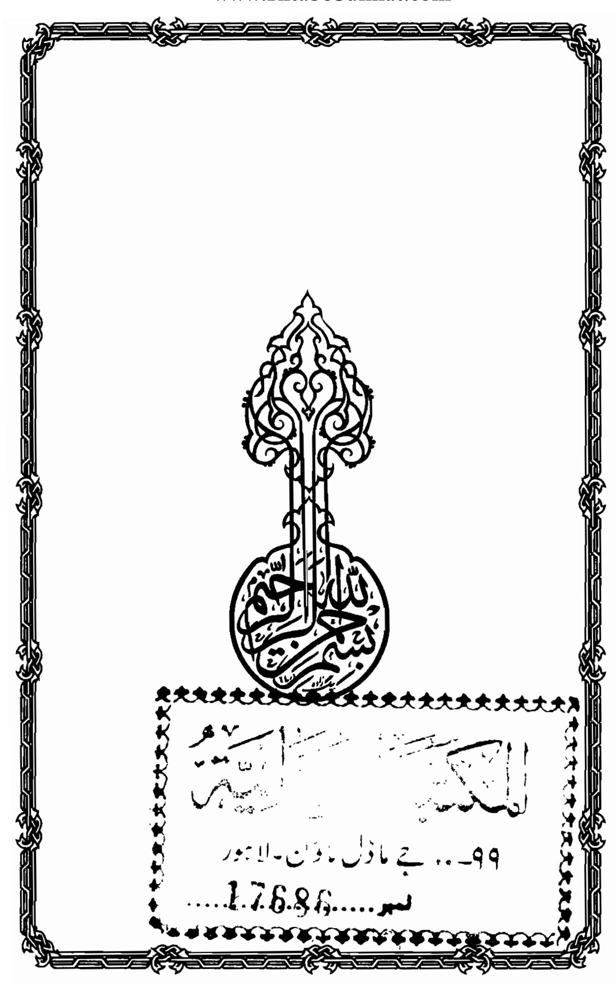
محمد ایوب سپرا

تصحیح ومراجعہ

محمد اقبال عبدالعزیز

دارالسلام

ریاض - سعودی عرب



فہرست


8

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ ، وَالصلاةُ وّالسَلامُ عَلٰى سيّد الْمُرْسَلِينْ مُحمد وَ علٰى آله وَ صحبه أجْمَعِين وَ بَعْد:

حضرت علی بن ابی طالب اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بہت سے طرق کے ساتھ مختلف روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری امت کے لئے امور دین سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز فقہاء اور علماء میں سے اٹھائے گا۔ ایک دوسری روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ اسے فقیہ عالم کی حیثیت سے اٹھائے گا۔

امام، حافظ یحییٰ بن شرف ابوزکریا نووی رحمہ اللہ ساتویں صدی ہجری میں فن حدیث میں اعلیٰ مقام پر فائز اور حدیث کے امام تسلیم کئے جاتے تھے۔ آپ نے الاربعین کے سلسلہ میں وارد فضیلت کے حصول کے لئے احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا جس میں بیالیس احادیث ہیں لیکن یہ مجموعہ الاربعون النوویہ کے نام سے گذشتہ سات سو سال سے معروف چلا آ رہا ہے۔ بعض محدثین نے اس فضیلت کے پیش نظر اس جیسے بے شمار مجموعے تیار کئے لیکن جو پذیرائی اس کتاب کو حاصل ہوئی وہ امام نووی کے اخلاص اور زہد و تقویٰ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ امام صاحب نے اس مجموعے میں جن احادیث کا انتخاب کیا

ہے وہ دین میں اساسی حیثیت کی حامل ہیں۔ اکثر احادیث کا سلسلہ روایت صحیح ہے اور ان کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے از حد ضروری ہے۔

اس کتاب کا بہت سی معروف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور کثیر تعداد میں شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ حال ہی میں معروف اسلامی اسکالر پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی نے دارالسلام کے لئے اس کتاب کی ایک مفصل شرح لکھی ہے' جو چھپ چکی ہے۔ کتاب کا یہ ترجمہ ان لوگوں کے لئے شائع کیا جا رہا ہے جو وقت کی قلت کے باعث محض احادیث کے متن اور ترجمہ پر اکتفاء کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں احادیث میں استعمال مشکل عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کرام لفظی ترجمہ یاد کر کے حدیث کے معنیٰ و مفہوم کو ہمیشہ کے لئے اپنے سینے میں محفوظ کر لیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف' مترجم اور مراجع کو حسن جزاء سے نوازے اور اس کتاب کو اُمتِ مسلمہ کے لئے نافع اور مفید بنائے۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر مکتبہ دارالسلام



تذکرہ امام یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ

631-676 ھجری

نام ونسب اور جائے پیدائش:

امام نووی کا پورا نام یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام اور آپ کی کنیت ابوزکریا ہے۔ آپ دمشق کے نواحی گاؤں نویٰ میں محرم 631 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اسی گاؤں کی نسبت سے آپ کو نووی یا نواوی کہتے ہیں۔ آپ اسی نسبت سے معروف ہیں۔

بچپن اور تعلیم:

نیک سیرت والدین نے بچپن ہی سے آپ کی تعلیم وتربیت کا نہایت عمدہ اہتمام کیا اور اپنے نونہار بیٹے کو دینی انداز میں پروان چڑھایا۔ آپ کو بچپن ہی سے پڑھائی لکھائی کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہانت وفطانت سے نوازا تھا' لہٰذا والدین نے بھی آپ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ بچپن ہی میں فقہ کی بعض کتابیں پڑھ لیں اور بلوغت سے قبل قرآن کریم حفظ کر لیا۔ آپ کی قوت حافظہ اور تحصیل علم کے شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے والد صاحب آپ کو دمشق لے آئے۔ اس وقت دمشق میں دینی مدارس کی تعداد

تین سو سے زیادہ تھی ۔شیخ صاحب نے یہاں مدرسہ رواحیہ میں دو تک سال تعلیم حاصل کی ۔آپ کے اساتذہ اور ہم مکتب تعلیم کے سلسلے میں آپ کی لگن' محنت اور ذوق و شوق سے متاثر ہو کر آپ سے بے پناہ محبت کرنے لگے ۔اقامت دمشق کے دوران امام نووی نے جن علماء سے کسب فیض کیا' ان کی تعداد بیس سے زیادہ ہے جو اپنے وقت کے بہترین اور ممتاز علماء تھے اور مختلف علوم و معارف میں درجہ تخصص پر فائز تھے ۔امام صاحب میں حصول علم کا جو شوق و شغف تھا' اس کا اندازہ ان کے علمی انہماک سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ روزانہ بارہ اسباق پڑھتے اور ان کی شرح و تعلیق کا کام بھی ساتھ ساتھ کرتے جاتے ۔امام ذھبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کا یہی علمی انہماک ضرب المثل بن گیا تھا ۔

اخلاق و کردار کی خوبیاں:

علمی کمال کے باوجود مزاج و طبیعت میں نہایت سادگی تھی ۔رات کو بہت کم سوتے' کھانے اور لباس کے معاملے میں بھی نہایت سادگی اختیار کرتے ۔امام صاحب تقویٰ اور زہد و ورع کے لحاظ سے بلند مقام پر فائز تھے ۔آپ کے مقاصد بہت ارفع و اعلیٰ تھے ۔شیخ محی الدین رحمہ اللہ امام نووی رحمہ اللہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ تین مراتب کے جامع تھے' ان میں سے ہر ایک

مرتبہ ایسا ہے کہ جس شخص کے اندر بھی وہ ہو تو اکناف عالم سے لوگ کثرت سے اس کی طرف رجوع کریں۔ پہلا مرتبہ علم اور اس کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا اہتمام' دوسرا مرتبہ دنیا سے مکمل طور پر بے رغبتی' اور تیسرا مرتبہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ ان تینوں خوبیوں سے بہرہ ور تھے۔ وہ عالم باکمال بھی تھے اور زاہد بے مثال بھی اور ایک نڈر اور بے باک داعی حق بھی۔

علمی خدمات وسفر آخرت:

امام نووی رحمہ اللہ 19 سال کی عمر میں دمشق آئے۔ مختلف اساتذہ سے علم حاصل کیا' پھر مختلف مدارس کی مسند ہائے درس کو زینت بخشی' تصنیف وتالیف کا نہایت وقیع کام کیا' آپ کی تالیفات میں صحیح مسلم کی شرح' تہذیب الاسماء و اللغات' کتاب الاذکار' ریاض الصالحین اور فقہی مسائل میں شرح المھذب المجموع جیسی نہایت اہم کتابیں شامل ہیں۔

28 سال دمشق میں گزارنے کے بعد امام صاحب اپنے مولد نویٰ میں واپس تشریف لے گئے اور اسی سال 676ھ میں کچھ عرصہ بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ غفر اللہ لہ' ورحمہ اللہ۔



اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

١ - عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ ابْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُول: «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى. فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ» رَوَاهُ إِمَامَا المُحَدِّثِينَ أَبُو عَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ المُغِيرَةِ بْنِ بَرْدِزْبَهْ الْبُخَارِيُّ، وأَبُو الحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ القُشَيْرِيُّ النَّيسَابُورِيُّ فِي صَحِيحَيْهِمَا اللَّذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ المُصَنَّفَةِ.

1. امیر المومنین ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی' جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی' پس اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہوئی' تاکہ وہ اسے پا لے یا کسی عورت کے لئے ہوئی کہ وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کے

لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔ (اس حدیث کو محدثین کے دو اماموں ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن المغیرہ بن بردزبہ البخاری اور ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری نیشاپوری نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں تصانیف میں صحیح ترین ہیں)

اسلام، ایمان اور احسان کا بیان

٢- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لاَ يُرَىٰ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَىٰ رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَىٰ فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلاً» قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيمَانِ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ،

وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَم تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَاَل: «مَا المَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ» قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا. قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الحُفَاةَ العُرَاةَ العَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟» قُلتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ»

رواهُ مُسلمٌ.

2. حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا جس کا لباس نہایت سفید اور اس کے بال نہایت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار دکھائی نہیں دے رہے تھے' نہ ہم میں سے اسے کوئی پہچانتا تھا' یہاں تک کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب (دوزانو ہوکر) بیٹھ گیا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیئے' اور اپنے ہاتھ آپ کے زانوؤں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ



علیہ وسلم)! مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ تو نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ (اس شخص نے) کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے۔ (اس شخص نے) کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: یہ کہ تو ایمان لائے اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' آخرت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر۔ (اس شخص نے) کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس شخص نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتایئے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: یہ کہ تو عبادت اس طرح کرے گویا کہ تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے' پس اگر تو یہ نہ کر سکے تو تیری (عبادت) اس طرح تو ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (اس شخص نے) کہا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ (اس شخص نے) کہا: تو مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں ہی بتا دیجئے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تو دیکھے گا

کہ ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے، مفلس چرواہے بلند عمارتیں تعمیر کرنے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔ پھر وہ (شخص) چلا گیا۔ میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس تھوڑی دیر ٹھہرا رہا۔ پھر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اے عمر! کیا تو جانتا ہے کہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: وہ جبریل تھا۔ جو تمہیں دین سکھانے کے لئے تمہارے پاس آیا تھا۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

ارکان اسلام

٣- عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبدِاللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «بُنِيَ الإِسْلاَمُ عَلَىٰ خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ»

رواهُ البُخَارِيُّ ومُسْلِمٌ.

3. ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: میں



نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے

٤- عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ المَصْدُوقُ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَيْهِ المَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ

بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا» . رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ .

4. ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ صادق ومصدوق ہیں ۔ فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر چالیس دن جمے ہوئے خون کی مانند ہوتا ہے۔ پھر اگلے چالیس دن گوشت کی بوٹی کے مانند رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے' وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اس (فرشتے) کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس (شخص) کے رزق لکھنے کا اور اس کی موت کا وقت' اور اس کے عمل کا اور (اس بات کا کہ) وہ بدبخت ہے یا خوش نصیب۔ پس قسم ہے اس ذات پاک کی جس کا کوئی شریک نہیں' تم میں سے کوئی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے' پھر تقدیر کا لکھا اس پر سبقت لے جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کے سے اعمال کرنے لگ جاتا ہے چنانچہ وہ اس میں داخل کر دیا جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی اہل جہنم کے سے اعمال کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے' پھر تقدیر کا لکھا اس پر سبقت لے جاتا ہے تو وہ اہل جنت کے سے اعمال کرنے لگ جاتا ہے اور وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

(اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

بدعات اور غیر معروف اعمال کا باطل ہونا

٥- عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِاللهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ».

5. ام المومنین ام عبداللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے اس امر (یعنی دین اسلام) میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہ ہو) (تو) وہ مردود ہوگی۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے) اور مسلم کی روایت میں ہے: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں، تو وہ عمل مردود ہے۔

❁❁❁



حلال اور حرام واضح ہے

٦- عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الحَلَالَ بَيِّنٌ، وَإِنَّ الحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ» رواهُ البُخَارِيُّ ومُسْلِمٌ.

6. ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: بے شک حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان شبہے والی چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچا لیا اور جو مشتبہ امور میں پڑ گیا' وہ حرام میں پڑ گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے جیسی ہے جو اپنے ریوڑ کو چراگاہ کی باڑ کے ساتھ ساتھ چراتا ہے'

قریب ہے کہ ریوڑ اس میں داخل ہو کر چرنے لگ جائے۔ خبردار بے شک ہر بادشاہ کی ایک حفاظتی حد ہوتی ہے، خبردار اللہ تعالیٰ کی حد اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار یقیناً جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو اگر درست ہو جائے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے اور اگر اس میں فساد برپا ہو جائے تو سارے جسم میں فساد برپا ہو جاتا ہے۔ آگاہ رہو! وہ ٹکڑا دل ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

دین خیرخواہی کا نام ہے

٧- عَنْ أَبِي رُقَيَّةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الدِّينُ النَّصِيحَةُ» قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «للهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

7. ابو رقیہ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیرخواہی (کا نام) ہے۔ کہا گیا: کس کی خیرخواہی؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، عام مسلمانوں کی اور ان کے ائمہ کی۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



مسلمان کی عزت وحرمت

٨- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّىٰ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَىٰ» رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

8. ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں، حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ یہ اعمال کرنے لگیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال اسلام کے حق کے ساتھ محفوظ کر لئے اور ان (کے اعمال) کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

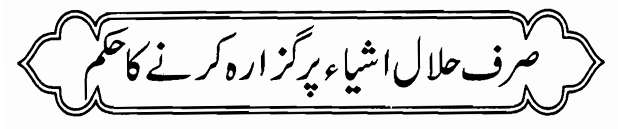




شریعت کے احکام پر عمل حسب استطاعت ہوگا

٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلاَفُهُمْ عَلَىٰ أَنْبِيَائِهِمْ» رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

9. ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس چیز سے میں نے تمہیں منع کر دیا ہے' اس سے بچو اور جس چیز کا میں نے حکم دیا ہے' جہاں تک طاقت ہو اسے بجالاؤ۔ بے شک تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے بہت زیادہ سوال کئے اور اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کیا۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)



صرف حلال اشیاء پر گزارہ کرنے کا حکم

١٠- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ



ﷺ : «إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلرُّسُلُ كُلُوا۟ مِنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَٱعْمَلُوا۟ صَٰلِحًا ﴾ وَقَالَ تَعَالَىٰ: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ ﴾ ثُمَّ ذَكَرَ «الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ! يَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

10. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز کے علاوہ کچھ قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا جو اپنے رسولوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو''۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ہماری عطا کردہ پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ''۔ پھر اس آدمی کا ذکر فرمایا جو طویل سفر طے کر کے آتا ہے جو گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر پکارتا ہے: اے میرے رب! اے میرے رب! اور اس کا کھانا حرام ہے' اس کا پینا حرام ہے' اس کا لباس حرام ہے اور حرام سے پالا گیا' پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



شبہات سے پرہیز کی تلقین

١١- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ سِبْطِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَيْحَانَتِهِ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَىٰ مَا لَا يَرِيبُكَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

11. نواسہ اور خوشبوئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ابومحمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سن کر) حفظ کرلیا: اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالتی ہے' اس چیز کی طرف جو تجھے شک میں نہیں ڈالتی۔ (اسے الترمذی اور النسائی نے روایت کیا ہے' امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

مسلمان بے فائدہ چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے

١٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ» حدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ هَكَذَا.



12. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی اچھائیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بے فائدہ امور کو چھوڑ دے۔ (یہ حدیث حسن ہے اسے امام الترمذی اور دوسروں نے روایت کیا)

ایمان کا درجہ کمال

١٣- عَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ خَادِمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ـ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ» رَوَاهُ البُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

13. خادم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک کوئی شخص (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ وہی چیز اپنے (مسلم) بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)





مسلمان کے خون کی حرمت اور جواز قتل کی صورتیں

١٤- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِىءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَىٰ ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ، الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ.

14. ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا خون (قتل) جائز نہیں مگر تین باتوں میں سے ایک کے سبب: شادی شدہ زانی کا' کسی جان کے قاتل کا اور اس کا جو دین کو چھوڑ کر (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کر لے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

---

1. صحیح بخاری حدیث نمبر 6878 اور صحیح مسلم حدیث نمبر 1676 میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: اس مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

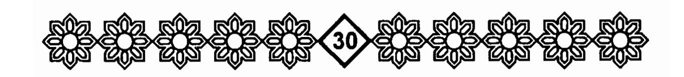


بعض اسلامی آداب

١٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ» رواهُ البُخَارِيُّ ومُسْلِمٌ.

15. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے' اور جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے ہمسائے کی عزت و تکریم کرے' اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت و تکریم کرے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)





غصہ کرنے کی ممانعت

١٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ: «لَا تَغْضَبْ» رَوَاهُ البُخَارِيُّ.

16. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے نبی اللہ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔ اس نے یہی سوال کئی بار دھرایا۔ آپ نے (ہر دفعہ) یہی فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

قتل اور ذبح اچھے طریقے سے کرنے کا حکم

١٧- عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.



17. ابو یعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کر دیا ہے، جس وقت تم کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم کسی (جانور) کو ذبح کرو تو اسے اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ اور تم میں ایک شخص کو (بوقت ذبح) اپنی چھری تیز کر لینا چاہیے (تاکہ) وہ اپنے ذبیحہ کو کم سے کم تکلیف دے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

حسن اخلاق کی ترغیب

١٨۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَةَ، وَأَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ» رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ. وفِي بَعضِ النُّسَخِ: حَسَنٌ صَحِيحٌ.

18. ابوذر جندب بن جنادہ اور ابو عبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کرو وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں



کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ (اسے الترمذی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور بعض نسخوں میں لکھا ہوا ہے: حسن صحیح)

تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا

١٩۔ عَنْ أَبِي العَبَّاسِ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا، فقَالَ: «يَاغُلَامُ؛ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ» رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وفِي رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرمِذِيِّ «احْفَظِ اللهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الفَرَجَ مَعَ الكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ العُسْرِ يُسْرًا».



19. ابوالعباس عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (خچر پر) بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے لڑکے ! میں تمہیں چند باتیں سکھاتا ہوں۔ تم اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ (کے دین) کی حفاظت کرو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ اور جب بھی تم سوال کرو تو صرف اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور جب مدد چاہو تو صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہو، اور جان لو کہ اگر سب لوگ مل کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے مگر اتنا ہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے اور اگر سب لوگ تمہیں نقصان پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر اتنا ہی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ رکھا ہے۔ قلمیں اٹھالی گئی ہیں اور (لوح محفوظ کے) صفحات خشک ہو چکے ہیں۔ (اسے الترمذی نے روایت کیا، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے) اور ایک دوسری حدیث میں ہے جو ترمذی میں نہیں ہے: اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کرو، تم اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو، وہ تمہیں تنگی میں یاد رکھے گا۔ اور جان لو کہ جو مصیبت تم سے خطا ہو گئی وہ تمہیں پہنچنے والی ہی نہ تھی اور جو مصیبت تمہیں پہنچی ہے وہ تم سے خطا ہونے والی نہ تھی۔ اور جان لو کہ مدد



صبر کے ساتھ ملتی ہے۔اور ہر تنگی کے ساتھ کشادگی اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

حیاء ایمان کی نشانی ہے

۲۰۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُولَىٰ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

20. ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری جو بدری صحابی ہیں' فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک پہلے لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کے کلام سے جو کچھ سمجھا وہ یہ تھا کہ جب تم میں حیاء نہ رہی تو جو جی چاہے کرتے پھرو۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)





کہو: میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر استقامت اختیار کرو

٢١- عَنْ أَبِي عَمْرٍو - وَقِيلَ أَبِي عَمْرَةَ - سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ؛ قُلْ لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلاً لاَ أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ. قَالَ: «قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

21. ابوعمرو یا ابوعمرہ سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے اسلام کے بارے میں ایک ایسی بات بتادیں جس کے بعد مجھے کسی سے مزید پوچھنے کی ضرورت نہ ہو۔ (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کر۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)





صرف فرائض پر عمل کرنے والا بھی جنتی ہے

٢٢۔ عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَاتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلاَلَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ شَيْئًا، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ومَعْنَى «حَرَّمْتُ الحَرَامَ»: اجْتَنَبْتُهُ، وَمَعْنَى أَحْلَلْتُ الْحَلاَلَ: «فَعَلْتُهُ مُعْتَقِدًا حِلَّهُ».

22. ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: جب میں فرض نمازیں ادا کرلوں اور رمضان کے روزے رکھوں' اور حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانوں اور اس سے زیادہ کچھ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہاں۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے) اور حرام کو حرام جاننے کے معنی ہیں: اس سے بچنا۔ اور حلال کو حلال جاننے کے معنی ہیں: اس کو حلال سمجھ کر اس پر عمل کرنا۔



بھلائی کے کاموں میں جلدی کرنا

٢٣۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ للهِ تَمْلأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ تَمْلأُ ۔ أَوْ تَمْلآنِ ۔ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، وَالصَّلاَةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا»

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

23. ابو مالک حارث بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا ترازو کے پلڑے کو جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں' بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے اور صدقہ برھان ہے اور صبر روشنی ۔ ہے اور قرآن کریم تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص صبح ہوتے ہی اپنی جان کا سودا کرتا ہے ۔ اب یا تو وہ (اچھے عمل سے) اس کو آزاد کروا لے گا یا (برے عمل سے) اس کو تباہ کر لے گا۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



ظلم حرام ہے

٢٤۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ: «يَاعِبَادِي؛ إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلاَ تَظَالَمُوا. يَاعِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَاعِبَادِي؛ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ. يَاعِبَادِي؛ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ، فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَاعِبَادِي؛ إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَاعِبَادِي؛ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَاعِبَادِي؛ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَاعِبَادِي؛ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَاعِبَادِي، لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي، إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ



الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَاعِبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

24. ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کر دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دے دیا ہے۔ پس ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے مگر وہ جس کو میں ہدایت عطا کر دوں' پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو' میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے مگر جس کو میں کھانا کھلا دوں۔ پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو' میں تم کو کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے مگر جس کو میں کپڑے پہنا دوں۔ تم مجھ سے لباس طلب کرو' میں تم کو کپڑے پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن غلطیاں کرنے والے ہو اور میں تمہارے سب گناہ معاف کرنے والا ہوں۔ پس مجھ سے بخشش طلب کرو' میں تم کو معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں اتنی طاقت نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم میں اتنی طاقت ہے کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور



پچھلے تمام انسان اور جن تم میں سے پرہیزگار ترین شخص کے دل جیسے ہو جائیں تو وہ میری مملکت میں کچھ بھی اضافہ نہیں کر سکتے ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمام انسان اور جن ایک فاسق وفاجر ترین شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو وہ میری مملکت میں کوئی کمی نہیں کر سکتے ۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے اور پچھلے تمام انسان اور جن ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے موافق عطا کر دوں تو میرے خزانوں میں کسی قسم کی کمی نہیں ہو گی مگر جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈبونے سے اس (سمندر) کے پانی میں کمی آتی ہے ۔ اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اعمال ہی ہیں جنہیں میں تمہارے لئے گن لیتا ہوں پھر تم کو ان پر پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو کوئی بھلائی پائے' وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کوئی اس کے برعکس پائے تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے ۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)





مال و دولت والے اجر و ثواب میں بڑھ گئے

٢٥۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَيْضًا: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَارَسُولَ اللهِ؛ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالأُجُورِ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ. قَالَ: «أَوَ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ؟ إِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٍ بِالمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ». قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ، أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الحَلاَلِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

25. ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اہل ثروت ہم سے اجر و ثواب میں آگے بڑھ گئے۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں، وہ اسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ اپنے زائد اموال میں سے صدقہ کرتے ہیں۔ فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے

لئے اسی طرح صدقہ کے مواقع فراہم نہیں کئے۔ تمہارے لئے ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر دفعہ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تم میں سے ایک شخص کے لئے اپنی بیوی سے جماع کرنے میں صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول' ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس پر بھی اسے اجر ملتا ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے) فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر وہ اپنی شہوت حرام طریقے سے پوری کرے تو اس پر (گناہ کا) بوجھ ہوگا یا نہیں؟ تو اسی طرح اگر وہ حلال طریقے سے شہوت پوری کرتا ہے تو اس میں اس کے لئے اجر ہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے

٢٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامَىٰ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا، أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى



الصَّلاَةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الأَذَىٰ عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ» رَوَاهُ البُخَارِيُّ ومُسْلِمٌ وَاللَّفظُ لَهُ.

26. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہے۔ ہر وہ دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے' آپ دو فریقوں کے درمیان عدل کریں تو یہ صدقہ ہے۔ اور آپ کسی آدمی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد دیں یا اس کا سامان سواری پر رکھوا دیں تو یہ صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور نماز کے لئے جاتے وقت ہر قدم جو آپ اٹھاتے ہیں یہ صدقہ ہے اور آپ راستے سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹا دیں تو یہ صدقہ ہے۔ (اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کے الفاظ مسلم کے ہیں)

نیکی حسن اخلاق کا نام ہے

٢٧۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ



وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فقَالَ: «جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ البِرِّ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ «اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، البِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ القَلْبُ، وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوْكَ» حديثٌ حَسَنٌ رُوِينَاهُ فِي مُسْنَدَيِ الإِمَامَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ والدَّارِمِيِّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

27. نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس بات میں کراہت محسوس کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے) اور وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: کیا تو میرے پاس نیکی کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آیا ہے۔ میں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: اپنے دل سے فتویٰ پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس سے تیرا نفس اور دل مطمئن ہو اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے سینے میں تردد پیدا کرے' چاہے لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ ہی کیوں نہ دیتے رہیں۔ (یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور اسے دو اماموں' احمد بن حنبل اور الدارمی نے حسن درجے کی سند کے ساتھ اپنی اپنی مسند میں بیان کیا ہے)



سنت پر عمل کرنا واجب ہے

۲۸۔ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ؛ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا. قَالَ: «أُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا. فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ» رَوَاهُ أَبو دَاودَ وَالتِّرمِذِيُّ وقَالَ: حَديثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

28. ابونجیح العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) ہمیں ایسی نصیحت فرمائی جس سے ہمارے دل دہل گئے اور آنکھیں بھیگ گئیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کی نصیحت کسی الوداع ہونے والے شخص کی نصیحت معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں وصیت کیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ



عزوجل کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور سمع وطاعت کی (وصیت کرتا ہوں) اگرچہ تمہارے اوپر کوئی غلام ہی امیر بن جائے۔ تم میں سے جو لمبی عمر پائے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ لہٰذا تم پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس (سنت) کو اپنی داڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ خبردار! دین میں نئے کاموں سے بچ کر رہنا' اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔ (اسے ابوداود اور ترمذی نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)

جنت میں داخلے والے کام

٢٩۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ! أَخبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ، قَالَ: «لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ المَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي



جَوْفِ اللَّيْلِ» قَالَ: ثُمَّ تَلَا: ﴿ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ ٱلْمَضَاجِعِ﴾ حتّٰى بلغ ﴿ يَعْمَلُونَ﴾ ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟» قُلْتُ: بَلَىٰ يَارَسُولَ اللهِ، قَالَ: «رَأْسُ الأَمْرِ الإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟» فَقُلْتُ: بَلَىٰ يَارَسُولَ اللهِ؛ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ: «كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا» قُلْتُ: يَانَبِيَّ اللهِ؛ وإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ - أَوْ قَالَ: عَلَى مَنَاخِرِهِمْ - إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ»

رواهُ الترمذيُّ وقَالَ: حَديثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

29. معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم نے بہت عظیم امر کے بارے میں سوال کیا ہے۔ وہ اس کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے۔ اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرا' نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں سے مطلع نہ



کروں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اسی طرح مٹا ڈالتا ہے جس طرح پانی آگ کو اور رات کے وقت آدمی کی نماز۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ان کے پہلو بستروں سے جدا ہو جاتے ہیں... یہاں تک کہ آیت کے آخر تک پہنچ گئے۔ پھر فرمایا: کیا میں تم کو کام کے سر، عمود اور بلند کوہان کے بارے میں نہ بتاؤں۔ میں نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول، آپ نے فرمایا: اسلام سارے معاملے کا سر ہے۔ اور اس کا عمود نماز ہے اور اس کی بلند کوہان جہاد ہے۔ پھر فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتادوں جو ان سب کو قابو میں رکھنے والی ہے۔ میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے کہا: اے نبی اللہ! ہم اس (زبان) سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر مواخذہ ہوگا؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے! کیا زبان کی کمائی کے سوا کوئی اور چیز لوگوں کو منہ کے بل یا ناک کے بل جہنم میں گراتی ہے؟! (اسے الترمذی نے روایت کیا ہے، امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)





ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے حقوق

٣٠۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِيِّ - جُرْثُومِ بنِ نَاشِرٍ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلاَ تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلاَ تَعْتَدُوهَا، وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلاَ تَنْتَهِكُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلاَ تَبْحَثُوا عَنْهَا» حديثٌ حَسنٌ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِيُّ وَغَيْرُهُ.

30. ابوثعلبہ الخشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے فرائض کو لازم قرار دے دیا ہے، تم انہیں ضائع نہ کرو۔ اور حدود کا تعین کر دیا ہے، تم ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور بعض اشیاء کو حرام کر دیا گیا ہے، پس ان احکام کی بے حرمتی نہ کرو اور بعض اشیاء کے بارے میں بھول کر نہیں بلکہ اپنی رحمت سے سکوت فرما لیا ہے، پس ان کے بارے میں کرید سے کام نہ لو۔ (یہ حدیث حسن ہے اور اسے دار قطنی اور دوسروں نے روایت کیا ہے)





زہد حقیقی کیا ہے

٣١ـ عَنْ أَبِي العَبَّاسِ ـ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ؛ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ، فَقَالَ: «ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللهُ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ» حديثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابنُ مَاجه وغَيْرُهُ بِأَسَانِيدَ حَسَنَةٍ.

31. ابو عباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے، جسے کرنے سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دنیا سے بے پروا ہو جا، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز سے بے نیاز ہو جا جو لوگوں کے پاس ہے لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔ (یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور اسے ابن ماجہ اور دوسروں نے حسن درجے کی سند کے ساتھ بیان کیا ہے)



نہ خود نقصان اٹھائیں نہ دوسروں کو نقصان پہنچائیں

٣٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ» حَدِيثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابنُ مَاجَه والدَّارَقُطْنِيُّ وغَيْرُهُمَا مُسْنَدًا، وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي المُوَطَّإِ مُرْسَلاً عَنْ عَمْرِو بنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَسْقَطَ أَبَا سَعِيدٍ، ولَهُ طُرُقٌ يُقَوِّي بَعْضُهَا بَعْضًا.

32. ابوسعید سعد بن سنان الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ نقصان اٹھاؤ نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ (یہ حدیث حسن ہے اور اسے ابن ماجہ اور دارقطنی اور دوسروں نے اپنی مسانید میں روایت کیا ہے۔ اور امام مالک نے اسے موطا میں عمرو بن یحیٰی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابوسعید کو چھوڑ دیا ہے اور اس روایت کی بعض دوسری سندیں بھی ہیں جو ایک دوسری کو تقویت دیتی ہیں)

❁❁❁



مدعی دلیل پیش کرے اور انکار کرنے والا قسم اٹھائے

٣٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ، لٰكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ» حديثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ البَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ هٰكَذَا، وَبَعْضُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ.

33. ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دینا شروع کر دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خلاف (ناجائز طور پر) مال اور خون کے دعوے دائر کر دیں گے لیکن (عدل یہ ہے کہ) مدعی دلیل پیش کرے اور مدعا علیہ اگر (دعویٰ کی صداقت سے) انکار کرے تو قسم اٹھائے۔ (یہ حدیث حسن درجے کی ہے اور اسے البیہقی وغیرہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس حدیث میں بعض الفاظ بخاری اور مسلم کے ہیں)





برائی سے روکنا ایمان کی نشانی ہے

٣٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَىٰ مِنكُمْ مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

34. ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی ہوتے دیکھے' اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے' اگر (ہاتھ سے روکنے کی) سکت نہ ہو تو زبان سے روکے' اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل کے ساتھ (اس کو برا جانے) اور یہ کمزور ترین ایمان (کی علامت) ہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)

مسلمان بھائی بھائی ہیں

٣٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ



بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا. الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَايَظْلِمُهُ، وَلَايَخْذُلُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ. التَّقْوَى هَهُنَا» وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ. كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

35. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' (دوسرے مسلمان کو پھنسانے کی غرض سے) اشیاء کے دام نہ بڑھاؤ' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو' تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے' نہ اس کو تنہا چھوڑتا ہے' نہ اس سے جھوٹ بولتا ہے اور نہ اس کو حقیر جانتا ہے۔ تقویٰ اس جگہ ہے (یہ کہتے ہوئے) آپ نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔ آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو اپنے سے کمتر جانے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون' اس کا مال اور اس کی عزت و آبرو حرام ہے۔ (اسے مسلم نے روایت کیا ہے)



تلاوت قرآن کریم اور ذکر کی مجالس کی فضیلت

٣٦۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ. وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.

ومَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَومٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللهِ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ بِهَذَا اللفظِ.

36. ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مومن شخص کی دنیاوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس پر روز قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف کم کر دے گا اور



جس نے کسی کے لئے مشکل میں آسانی پیدا کی' اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے تب تک اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد میں رہتا ہے اور جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راہ پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور جو قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہوئی تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کریں اور اسے ایک دوسرے کو پڑھائیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتا ہے' اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کے قریب ہیں۔ (مسلم نے انہی الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے)





اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت

٣٧۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ قَالَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً»

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صَحِيحَيْهِمَا بِهٰذِهِ الْحُرُوفِ.

37. ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت کیا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھی ہیں۔ پھر اس کی وضاحت اس طرح فرمائی: جس کسی نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاں ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا پھر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کو دس سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کئی گنا تک نیکیاں لکھ لیتا ہے اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک



مکمل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور اگر وہ برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک ہی برائی لکھتا ہے۔ (اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں انہی الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے)

اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے قرب اور محبت کا وسیلہ ہے

٣٨۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَالَ: مَنْ عَادَىٰ لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

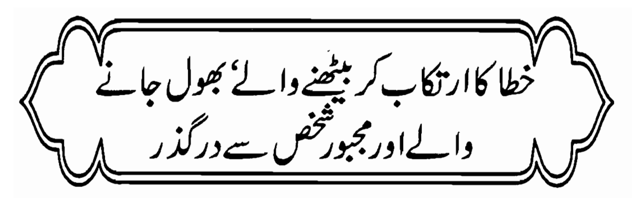
38. ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں کے



ذریعے میرا تقرب حاصل کرتا ہے' ان میں میرے عائد کردہ فرائض سے بڑھ کر کوئی چیز مجھے محبوب نہیں۔ اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کی ٹانگ بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اب اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں ضرور اس کو عطا کروں گا۔ اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو میں ضرور اس کو پناہ دوں گا۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)







٣٩۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ. وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ»

حديثٌ حَسَنٌ رَوَاهُ ابنُ مَاجَهْ والْبَيْهَقِيُّ وغَيْرُهُمَا.

39. ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت سے خطا، بھول چوک اور مجبوری کے عالم میں کیے گئے کاموں سے درگزر فرمائی ہے۔ (یہ حدیث حسن ہے اور اس کو ابن ماجہ، بیہقی اور دوسروں نے روایت کیا ہے)





دنیا آخرت کو سنوارنے کا ذریعہ اور اس کی کھیتی ہے

٤٠ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْكِبَيَّ فقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ»

وكَانَ ابنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلاَ تَنْتَظِرِ المَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ البُخَارِيُّ.

40. ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو پردیسی ہو یا راہ چلتا مسافر۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب تو شام کر لے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کر لے تو شام کا انتظار نہ کر اور بیماری سے پہلے صحت کو غنیمت جان اور موت سے پہلے زندگی کو۔ (اسے بخاری نے روایت کیا ہے)





ایمان کی علامت

٤١۔ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ» حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، رُوِينَاهُ فِي كِتَابِ الحُجَّةِ بِإِسنادٍ صَحِيحٍ.

41. ابومحمد عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کو کتاب الحج میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے)

اللہ تعالیٰ کی بخشش کی وسعت

٤٢۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ: يَاابْنَ آدَمَ؛ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِي. يَاابْنَ آدَمَ؛ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ



السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ. يَاابْنَ آدَمَ؛ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً» رواه الترمذي وقال: حديث حسن صحيح.

42. انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تب تک میں تیرے تمام گناہ معاف کرتا رہوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین کی وسعت کے برابر خطائیں لے کر اس حال میں آئے کہ تو نے میرے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت لے کر تیرے پاس آؤں گا۔ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے)





احادیث کے مشکل الفاظ اوران کے معانی

حدیث نمبر 1 تا 5

☆حَفْصٍ [شیر] ابوحفص، یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

☆النِّیَّاتِ نیۃٌ کی جمع ہے [دل کا ارادہ]

☆هِجْرَة [ترک کرنا] شرعاً دین کو بچانے کی غرض سے دارالکفر سے دارالسلام کی طرف چلے جانے کو ہجرت کہا جاتا ہے۔

☆لِدُنْيَا يُصِيبُهَا [کسی دنیاوی غرض کے حصول کی خاطر کوئی کام کرتا ہے]

☆اذْ طَلَعَ [اچانک نمودار ہوا]

☆أَخْبِرْنِي [مجھے آگاہ فرمائیں]

☆قَدْر [تقدیر] اللہ کے حکم اور فیصلے

☆شَرِّهِ [اس کا شر]

☆أَمَارَاتِهَا [اس کی علامتیں]

☆تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا [لونڈی اپنی مالکن کو جنم دینے لگے] بیٹیاں ماؤں پر راج کرنے لگیں۔

☆الْعَالَةَ [فقیر، تنگدست محتاج]

☆رِعَاءَ الشَّاءِ [بکریوں کے چرواہے]

☆يَتَطَاوَلُونَ [بلندی میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا] فخر و



ریا کی غرض سے

☆ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا [میں دیر تک رہا]

☆ بُنِيَ [بنیاد رکھی گئی]

☆ شَهَادَةِ [اقرار و تصدیق] دل سے سچا جانتے ہوئے اقرار کرنا

☆ يُجْمَعُ خَلْقُهُ [اُس کا مادہ تخلیق رکھا جاتا ہے]

☆ نُطْفَةً [جنین] وہ منی جس سے (بچہ) بنتا ہے۔

☆ عَلَقَةً [جما ہوا خون] جو خشک نہ ہوا ہو۔

☆ مُضْغَةً [گوشت کا اتنا سا ٹکڑا جسے چبانا ممکن ہو]

☆ أَجَلِهِ [مدت] عمر

☆ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ [آگے گزر جانا] اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے

☆ مَنْ أَحْدَثَ [جو شخص اپنی طرف سے جاری کرے] نو پید، جو پہلے نہ تھی

☆ فِي أَمْرِنَا [ہمارے اس دین میں]

☆ فَهُوَ رَدٌّ [وہ مردود ہے] وہ فعل اپنے بطلان اور عدم اعتبار کے سبب اسی فاعل پر لوٹا دیا جائے گا

حدیث نمبر 6 تا 10

☆ مُشْتَبِهَاتٌ [وہ امور اور اشیاء جن کا حلت و حرمت سے تعلق واضح نہ ہو] بعض قرائن میں ان کی حلت کا اشارہ ہو اور بعض سے ان کی



حرمت معلوم ہوتی ہو۔

☆ النَّصِيحَةُ [کسی چیز کو خالص اور صاف کرنا]

☆ أُمِرْتُ [مجھے حکم دیا گیا ہے]

☆ عَصَمُوا [انہوں نے بچالیا] محفوظ کرلیا

☆ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ [ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے]

☆ طَيِّبٌ [ظاہری عیوب سے پاک]

☆ أَشْعَثَ [بکھرے ہوئے بالوں والا]

☆ أَغْبَرَ [غبار آلود]

☆ يَمُدُّ يَدَيْهِ [ہاتھ اٹھاتا ہے] دعا کرتا ہے۔

☆ فَأَنّٰى [پس کیونکر]

حدیث نمبر 11 تا 15

☆ سِبْطِ رَسُولِ اللّٰهِ [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ]

☆ رَيْحَانَتِهِ [اس کی خوشبو] یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

☆ دَعْ مَا يَرِيبُكَ [جو بات شبہ والی ہو اور اس کی وجہ سے تجھے شک گزرے اسے ترک کردو]

☆ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ [انسان کے حسن اسلام میں سے ہے]



☆ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ [جن چیزوں سے آدمی کو سروکار نہ ہو ان کا ترک کر دینا]

☆ لَا يَحِلُّ [حلال نہیں، جائز نہیں]

☆ دَمُ امْرِئٍ [کسی کا خون] اس کو قتل کرنا

☆ بِإِحْدَى ثَلَاثٍ [تین اسباب میں سے کسی ایک سبب کے باعث]

☆ الثَّيِّبُ الزَّانِي [زنا کا ارتکاب کرنے والا شادی شدہ شخص]

☆ التَّارِكُ لِدِينِهِ [دین اسلام کا تارک] مرتد۔

☆ أَوْ لِيَصْمُتْ [یا چاہئے کہ خاموش رہے]

☆ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ [تو وہ اپنے ہمسایہ کی عزت کرے]

☆ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ [تو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے]

حدیث نمبر 16 تا 20

☆ لَا تَغْضَبْ [غصہ نہ کیا کر]

☆ الْقِتْلَةَ [قتل کرنے کی حالت وکیفیت] قتل کرتے ہوئے احسان کرے یعنی قتل کرنے کا عمدہ اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ آلہ قتل تیز ہو اور جلدی سے قتل کر دیا جائے

☆ شَفْرَتَهُ [بڑی چھری، چھری کی دھار]

☆ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ [اور چاہئے کہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے] کم سے کم تکلیف پہنچائے



☆أَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الحَسَنَةَ تَمْحُهَا [گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو، نیکی اس گناہ کو مٹا ڈالے گی]

☆يَا غُلَامُ [عربوں کے ہاں دودھ چھڑانے کی عمر سے 9 برس تک کی عمر کے بچے کو غلام کہتے ہیں]

☆تُجَاهَكَ [اپنے سامنے]

☆فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ [تو اکیلے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ]

☆رُفِعَتِ الأَقْلَامُ [قلم اٹھائے جا چکے ہیں] تقدیر کا لکھنا بند ہو چکا ہے۔

☆جَفَّتِ الصُّحُفُ [لکھے ہوئے کاغذ خشک ہو چکے] یعنی لوح محفوظ کے

☆الرَّخَاءِ [نعمت وخوشحالی اور فراوانی]

☆إِنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ [غم سے نجات] غم (کرب) سے دل کی تنگی مراد ہے

☆إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولٰى [وہ حکم جس پر تمام شریعتیں متفق ہیں] سابقہ تمام انبیاء کی شریعتوں میں حیا ایک محمود صفت رہی اور اس کا حکم دیا جاتا رہا

☆فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [جو دل چاہے کر] اس میں تہدید اور وعید شدید ہے

حدیث نمبر 21 تا 25

☆ثُمَّ اسْتَقِمْ [پھر اسی پر پکا ہو جا]

☆حَرَّمْتُ الْحَرَامَ [حرام سے اجتناب کروں]

☆ أَحْلَلْتُ الْحَلَالَ [میں حلال کام کی حلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس پر عمل کروں]

☆ أَرَأَيْتَ [بتلایئے اور فتویٰ دیجئے]

☆ الْمَكْتُوبَات [پنجگانہ فرض نمازیں]

☆ الطُّهُورُ [طہارت و پاکیزگی] مراد وضو ہے

☆ شَطْرُ الْإِيمَانِ [نصف ایمان ہے] شطر نصف کو کہتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ طہارت کا اجر وثواب ایمان کے نصف تک جا پہنچتا ہے

☆ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ [اور الحمد للہ کہنا میزان کو اعمال سے بھر دے گا]

☆ وَالصَّلَاةُ نُورٌ [اور نماز نور کا سبب ہے]

☆ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ [اور صدقہ برھان ہے] صدقہ اپنے ادا کرنے والے کے لئے ایمان کی برھان یعنی واضح اور قطعی دلیل ہے۔

☆ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ [اور صبر روشنی ہے]

☆ يَغْدُو [حصول رزق کی کوشش کرتے ہوئے صبح کرتا ہے]

☆ فبايعٌ نفسه [اپنے آپ کو بیچتا ہے] یعنی اپنا قیمتی وقت اطاعت الٰہی میں لگاتا ہے

☆ فَمُعْتِقُهَا [اپنے آپ کو آزاد کرتا ہے] یعنی عذاب الٰہی سے

☆ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ [میں نے ظلم کو حرام کر رکھا ہے]

☆ فَاسْتَهْدُونِي [مجھ سے ہدایت طلب کرو]

☆فِی صَعِیدٍ [کھلے میدان میں]

☆المِخْیَط [سوئی]

☆اُوَفِّیکُمْ اِیَّاھَا [تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا] آخرت میں

☆الدُّثُور [دثر کی جمع ہے۔ دثر بہت سے مال کو کہتے ہیں]

☆ تَھْلِیلَة [لا الٰہ الا اللہ کہنا]

حدیث نمبر 26 تا 35

☆تَعْدِلُ بَیْنَ اثْنَیَنْ [تُو دو جھگڑنے والوں کے درمیان منصفانہ فیصلہ کرے]

☆وَتُمِیطُ الأذٰی [اور تو تکلیف دہ چیز کو ہٹائے] راستہ سے

☆ذَرَفَتْ [بہہ پڑیں] ڈبڈبا آئیں

☆بِالنَّوَاجِذِ [آخر دَھَن کی داڑھیں]

☆الصَّوْمُ جُنَّةٌ [روزہ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے]

☆ذِرْوَةُ سَنَامِهِ [اونٹ کی کوہان کی طرح اس کی چوٹی]

☆فَلَا تُضَیِّعُوھَا [پس انہیں ضائع نہ کرو]

☆فَلَا تَنْتَھِکُوھَا [پس انہیں پامال نہ کرو]

☆وَالیَمِینُ عَلٰی مَنْ أَنْکَرَ [اور مُدّعا علیہ اپنی صفائی میں قسم اٹھائے]

☆مَنْ رَأٰی [جو دیکھے]

☆الْبَیِّنَةُ عَلَی المُدَّعِی [دعویٰ کو واضح دلائل سے ثابت کرنا] یا گواہ پیش کرنا مدعی کے ذمہ ہے

☆وَلَا تَنَاجَشُوا [اورتم بلا قصدِ خریداری زیادہ قیمت نہ لگاؤ]

☆وَلَا تَبَاغَضُوا [اور آپس میں بغض نہ رکھو]

☆وَلَا تَدَابَرُوا [ایک دوسرے کو پشت نہ کرو] قطع تعلقی نہ کرو۔

☆وَلَا يَخْذُلُهُ [اور اُس کی نصرت و مدد ترک نہیں کرتا]

☆وَلَا يَحْقِرُهُ [اور اسے حقیر نہیں جانتا]

☆بِحَسْبِ [کافی ہے]

حدیث نمبر 36 تا 42

☆يَلْتَمِسُ [طلب کرتا ہے]

☆يَتَدَارَسُونَهُ [ایک شخص کا پڑھنا دوسرے کا سننا]

☆حَفَّتْهُم الْمَلٰئِكَةُ [فرشتے تمام اطراف سے ان کا احاطہ کر لیتے ہیں]

☆آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ [میں اس سے جنگ کا اعلان کر دیتا ہوں]

☆لأُعِيذَنَّهُ [اسے خوفزدہ کرنے والے عوامل سے ضرور پناہ دوں گا]

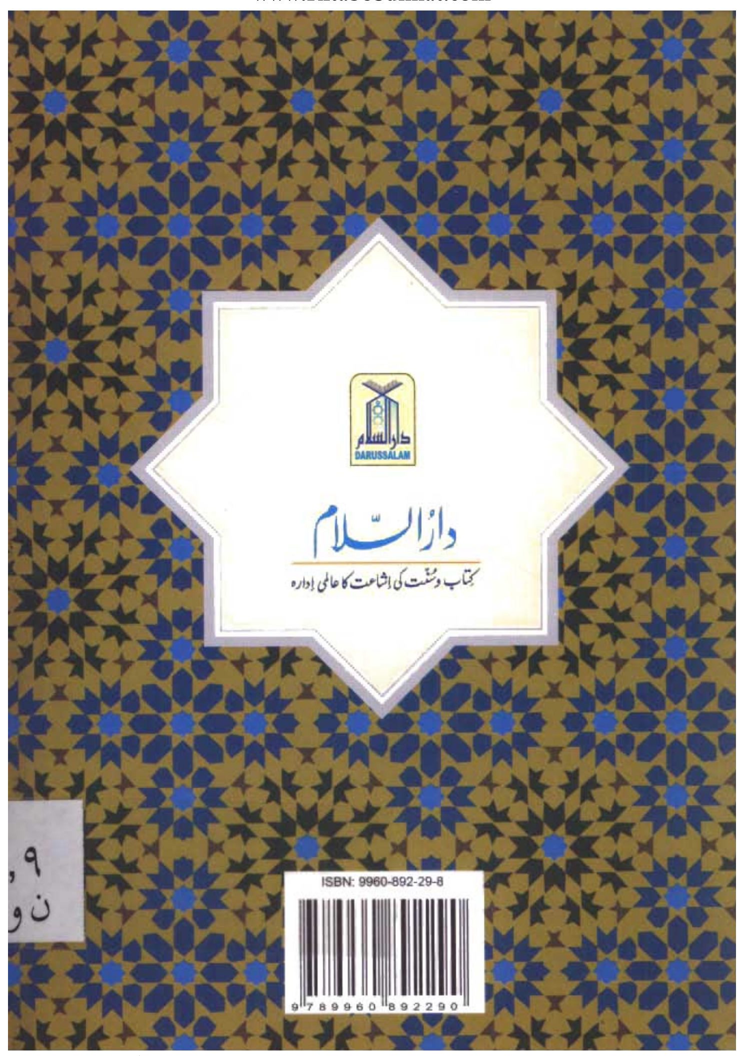
☆وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ [جن کاموں کے کرنے پر انہیں غلبہ اور قوت کے ساتھ مجبور کر دیا جائے]

☆بِمَنْكِبَيَّ [میرے دونوں کندھوں کو]

☆غَرِيبٌ [جو شخص اپنے شہر سے دور کسی جگہ ہو]

☆عَابِرُ سَبِيلٍ [راہی، راہ چلتا]

☆لِمَا جِئْتُ بِهِ [میں جو شریعت لے کر آیا ہوں]


DARUSSALAM
دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ISBN: 9960-892-29-8
9 789960 892290